السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سوال۔ 1 آجکل یہ رواج بہت عام ہوگیا ہے۔ کہ زندہ جانور ترازو میں رکھ کر وزن کر کے وہ سارا وزن دو روپے یا تین روپے فی سیر خرید لیا جاتا ہے۔ عموماً لوگ قربانی کے جانور بھی اسی طرح خریدتے ہیں۔ کیا یہ بیع شرعاً جائز ہے۔ اگر ناجائز ہے تو ایسے جانور کی قربانی ہو سکتی ہے۔ ؟ مفصل بادلائل تحریر فرمایئں۔

سوال۔ 2 قربانی کی نیت سے جانور خریدا جائے تو اسکے زبح ہونے سے پہلے اس کی اُون اتارنا یا دودھ دوہنا جائز ہے۔ اگر اُون اُتاری جائے یا دودھ دوہا جائے تو کیا اس کو خود استعال کر سکتا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب۔ **1** حدیث میں اُون کو جانور کے بدن سے اُتارے بغیر فروخت کرنا منع ہے۔

چنانچہ بلوغ المرام کتاب البیوع ص 74 میں حدیث ہے۔

ولا یباع صوب علی ظہر ولا لبن فی ضرع

یعنی اُون جانور کی پٹھ پر نہ فروخت کی جائے اور نہ دودھ لیوٹی (تھنوں میں) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ زندہ جانور کے گوشت وغیرہ کا اندازہ کر کے فروخت کرنا اور خریدنا جائز نہیں کیونکہ صحیح اندازہ نہیں ہوسکتا۔ جب ایسی خرید وفروخت کرنا منع ہے۔ تو اس کی قربانی کیسے جائز ہوگی۔

(جواب۔ **2** ترغیب وترہیب میں ہے۔ (رواہ ابن ماجہ۔ ورترمذی۔) (ترغیب وترہیب ص 189

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کہ بقر عید کے دن آدم کے بیٹے نے کوئی عمل نہیں کیا کہ قربانی سے زیادہ اللہ کو پیارا ہو۔ اور قربانی قیامت کے دن سینگوں۔ بالوں۔ کھروں سمیت آئے گی۔ اور خون زمین پر پڑنے سے پہلے خدا کے پاس قبولیت کے مقام پر پہنچتا ہے۔ پس قربانیوں کے ساتھ دل سے خوش رہو۔ اور اس حدث سے معلوم ہوا کہ قربانی کے بال نہیں کٹانے چاہیں۔

جیسے سینگ وغیرہ کیونکہ قیامت کے دن قربانی ان اشیاء کے ساتھ آئے گی۔ ہاں اگر قربانی کا جانور بہت مدت پہلے کا خریدا ہوا ہو۔ اور اُون اتنی بڑی ہوگئی ہو۔ تو پھر بقر عید کے دن سے اتنی پہلے کاٹے کے بقر عید کے دن تک کافی بڑھ جائے تاکہ اس حدیث کے مطابق ہو جائے۔ اس صورت میں کاٹنے سے اس حدیث کی مخالفت نہیں ہوگی۔ اور قربانی کا جانور تکلیف سے بھی محفوظ رہے گا۔ اور جو اُون کاٹے وہ صدقہ کر دینی چاہیئے۔ کیونکہ قربانی کے زبح ہونے سے پہلے قربانی کی کوئی شے استعمال کرنا شُبہ سے خالی ہیں۔ جو قربانی مکہ شریف میں بھیجی جاتی ہے۔ اس کی بابت حدیث میں آیا ہے۔ اگر راستہ میں رہ جائے تو اس کو زبح کردو۔ اور لوگوں کیلیئے چھوڑ دو۔ تم اور تمہارے ساتھیوں میں سے کوئی نہ کھائے ملاحظہ ہو۔

(مشکواة باب لہدائے فصل اول ص 231)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شے راہ اللہ ہو جائے وہ وقت سے پہلے استعمال نہ کرنی چاہیے۔ ہاں لاچاری کی حالت میں سواری کی اجازت آئی ہے۔ چنانچہ مشکواة کے اسی باب میں ہے۔

یعنی قربانی کے جانور کے دودھ میں بھی علماء کا اختلاف ہے۔ اہل بیت شافعیہ حنفیہ کہتے ہیں۔ جب کچھ دودھ دوہے تو صدقہ کرے۔ اگر کہیں پی گیا تو اس کی قیمت صدقہ کرے۔ اور امام مالکؒ کہتے ہیں کہ پینے کی اجازت نہیں لیکن اگر کوئی شخص پی لے تو اس پر تاوان کچھ نہیں۔

خلاصہ

یہ زبح سے پہلے قربانی کی کوئی شے اپنے استعمال میں نہ لائے۔ زبح کے بعد استعال میں لا سکتا ہے۔ چمڑا استعمال کر سکتا ہے۔ اور اُون وغیرہ چمڑے سے علیحدہ کر کے کوئی سے بنانی چاہے تو بنا سکتا ہے۔ لیکن ان میں سے کسی شے کو فروخت کر کے پیسے کھانے کی اجازت نہیں۔

(چنانچہ۔ حدیثوں میں چمڑوں وغیرہ کے فروخت کرنے سے صریحاً منع فرمایا گیا ہے۔ (تنظیم اہل حدیث جلد 8 ش 27

هذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص58-60

محدث فتویٰ